جو چیز تجھے اچھی لگے۔ کھا سکتے ہو، علما نے لکھا ہے کہ انه غیر لون واحد میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ اگر فروٹ (پھل) ایک ہی قسم کا ہو تو بھی اپنے سامنے سے کھانا چاہیے دوسروں کے سامنے ہاتھ مارنا صحیح نہیں یہ بھی بمنزل طعام واحد کے ہے' اسی طرح اگر تھال میں مختلف کھانے پڑے ہوں تو وہاں بھی اپنی خواہش کے مطابق ہر طرف سے کھانا جائز ہے ثم اتینا بماء پھر ہمارے سامنے پانی لایا گیا فغسل رسول اللهؐ یدیه ومسح ببلل کفیه وجهه وذراعیه ورأسه تو رسول اللہ نے ہاتھ دھوئے اور پھر بھیگے ہوئے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور سر پر پھیر لیا اس لئے کہ گرمی تھی جیسے کہ ہم گرمی میں کرتے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ هذا الوضوء مماسته النار وضو سے مراد وضوء اصطلاحی نہیں بلکہ وضوء لغوی مراد ہے اس لئے کہ بدن پر مسح کرنا غسل نہیں تو اس حدیث نے سارا جھگڑا ختم کر دیا اس لئے کہ صرف تر کرنے سے وضو نہیں ہوتا۔ وہاں تو دھونا ضروری ہے ومسح ببلل کفیه ہاتھوں کی تری سے چہرے اور سر کا مسح کیا۔ وقال یا عکراش هذا الوضوء مما غیرت النار وضوء مما غیرت النار یہ ہے وہ نہیں۔

حدثنا ابو بکر محمد بن ابان ثنا وکیع ثنا هشام الدستوائی عن بدیل بن میسرة العقیلی عن عبدالله بن عبید بن عمیر عن ام کلثوم عن عائشةؓ قالت قال رسول الله ﷺ اما انه لوسمی لکفاکم هذا حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ :- ابو بکر محمد بن لبان روایت کرتے ہیں وکیع سے اور وہ ہشام الدستوائی سے اور وہ بدیل بن میسرة العقیلی سے اور وہ عبداللہ بن عبید بن عبید سے اور وہ ام کلثومؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اور حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ بسم اللہ پڑھے اور اگر ابتداء میں بھول جائے تو پھر بسم الله اوله واخره کہے۔ اسی اسناد کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ چھ صحابہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور سارے کھانے کو دو لقموں میں ختم کر گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ بسم اللہ یعنی اللہ کا نام لیتا تو کھانا سب کیلئے کافی ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قال رسول الله ﷺ : اذا کل احدکم طعاما فلیقل بسم الله فان سنی فی اوله فلیقل بسم الله اوله واخره کہ میں کھانے میں اول و آخر اللہ تعالیٰ سے استعانت طلب کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسکے اول اور آخر میں برکات نازل فرمائے وبھذا الاسناد عن عائشةؓ، کان رسول الله ﷺ یاکل طعاما فی سته من اصحابه فجاء اعرابی آپ ﷺ کے ساتھ چھ آدمی کھانا کھارہے تھے کہ آخر میں ایک دیہاتی آیا اور بسم اللہ پڑھے بغیر کھانا شروع کیا اور دو ہی لقموں کے اندر سارے کھانے کو ختم کردیا۔

فقال رسول الله ﷺ اما انه لو سمی لکفاکم تو آپ نے فرمایا کہ اس آدمی نے بسم اللہ پڑھی ہوتی تو دونوالوں میں ہی کھانے کو ختم نہ کرتا دیسے تو کسی مجلس میں کھانے کے آغاز میں اگر ایک آدمی بھی بسم اللہ پڑھ لے تو کافی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ کافی نہیں ہوتا ہے ایک آدمی کا بسم اللہ پڑھنا سب کیلئے اسوقت کافی ہوتا ہے جب سب نے ابتداء سے کھانا شروع کیا ہو اور اس حدیث میں یہ آدمی ابتداء میں نہیں تھا۔ بلکہ آخر میں آیا تھا۔ تو آغاز والوں کا بسم اللہ بیچ میں شریک ہونے والوں کے لئے کفایت نہیں کرتا۔

............)))(((............

باب ماجاء فی کراهیة البیتوتة وفی یده ریح غمر
ہاتھ پر چکناہٹ کی صورت میں سوجانا مکروہ ہے

حدثنا احمد بن منیع ثنا یعقوب بن الولید المدنی عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ ان الشیطان حساس لحاس فاحذروه علی انفسکم من بات وفی یده ریح غمر فاصابه شئی فلایلومن الانفسه ، هذا حدیث غریب من هذالوجه . وقد روی من حدیث سهل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی ﷺ حدثنا محمد بن اسحاق ابو بکر

درس ترمذی شریف

افادات : حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی

ضبط و ترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

نظامِ اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

باب ماجاء فی التسمية علی الطعام

کھانا کھانے پر بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھنا

حدثنا عبدالله بن صالح الهاشمي ثنا عبدالاعلى عن معمر عن هشام بن عروة عن ابيه عن عمر وبن ابى سلمة انه دخل على رسول الله ﷺ وعنده طعام قال ادن يا بنى فسم الله و كل بيمينك وكل مما يليك

ترجمہ : عبداللہ بن صالح ہاشمی' عبدالاعلی سے روایت کرتے ہیں اور وہ معمر سے اور وہ ہشام بن عروۃ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عمر و بن ابی سلمۃ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے ہاں داخل ہوئے، آپؐ کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا۔ بیٹا قریب ہو جاؤ اور اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے (قریب) سے کھاؤ۔

وقد روى عن هشام بن عروة عن ابى وجزة السعدى عن رجل من مزينة عن عمروبن ابى سلمة وقد اختلف اصحاب هشام بن عروة فى رواية هذا الحديث وابوو جزة السعدى اسمه يزيد بن عبيد ۔ اسی طرح ہشام بن عروہ نے ابو جزۃ السعدی سے روایت کی ہے اور انہوں نے بنو مزینۃ کے ایک آدمی سے اور انہوں نے عمر و بن ابی سلمۃ سے روایت کی ہے ہشام بن عروہ کے شاگردوں کا اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ ابو وجزۃ کا نام یزید بن عبید ہے۔

کھانے کے آداب :- عن عمرو بن ابی سلمۃ انہ دخل علی رسول اللہ ﷺ کہ حضرت عمرو بن ابی سلمۃؓ آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہوئے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عمرو بن ابی سلمۃؓ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کونسا رشتہ تھا جس کی وجہ سے وہ بغیر اجازت کے گھر میں داخل ہوئے ؟

ازالہ :- عمرو بن ابی سلمۃؓ حضرت ابو سلمہؓ کے بیٹے تھے۔ آپؓ کی پیدائش ۸ ھجری کو حبشہ میں ہوئی۔ اور عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت مدینہ منورہ میں ۸۳ ھجری کو وفات پائی۔ آپؓ نے حضور ﷺ سے کافی روایات حفظ کی ہوئی تھیں۔ اس لئے کہ جب آپ ﷺ دنیا سے انتقال فرما رہے تھے۔ تو اسوقت آپؓ کی عمر ۹ سال تھی۔ جب ابو سلمہؓ فوت ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ام سلمہؓ سے شادی کی اور عمرؓ اسوقت چھوٹے بچے تھے' رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کی تربیت فرمائی ایک روایت میں آپؓ خود فرماتے ہیں۔ کنت غلاماً فی حَجر رسول اللہ ﷺ و کانت یدی تطیش فی الصحفة فقال لی رسول اللہ ﷺ فسم اللہ وکل بیمینك وکل ممایلیك۔ ترجمہ : کہ میں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں چھوٹا بچہ تھا اور میرے ہاتھ برتن میں گھوم رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ تو گویا آپؓ رسول اللہ ﷺ کے ربیب تھے اور رسول اللہ ﷺ نے انکی تربیت کی۔ بچوں کی طرح پالتے تھے۔ اور ممکن ہے کہ یہ حجرہ حضرت ام سلمہؓ کا ہو اور وہ آپؓ کی والدہ تھیں اسلئے بغیر اجازت کے داخل ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ بیٹا قریب ہو جاؤ۔ اور اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کرو تاکہ تم ظاہری اور باطنی آزار سے محفوظ ہو جاؤ۔

آداب بسم اللہ :- کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے جبکہ بعض اہل ظواہر اسکو واجب کہتے ہیں۔ وہ باب کے آخری حدیث اذا اکل احدکم الطعام فلیقل بسم اللہ (الحدیث) سے استدلال کرتے ہیں کہ یہاں فلیقل صیغہ امر ہے جو وجوب کے لئے مستعمل ہے مگر جمہور کے ہاں یہ صیغہ امر استحباب پر محمول ہے اسلئے امام نووی فرماتے ہیں کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھنے کے استحباب پر اجماع ہے اسی طرح کھانے کے اخر میں الحمد للہ پڑھنا بھی مستحب ہے۔

(۱) بہتر ہے کہ کھانا کھانے میں جتنے آدمی شریک ہوں سب بسم اللہ پڑھیں اس لئے کہ

آئندہ حدیث میں صراحت کیساتھ موجود ہے کہ اذا اکل احد کم طعاماً فلیقل بسم الله الخ
ترجمہ : جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے کے لئے بیٹھ جائے تو بسم اللہ پڑھے۔ اس روایت میں بسم اللہ پڑھنے کا امر سب کو مخاطب ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ سب بسم اللہ پڑھ لیں لیکن اگر کہیں صرف ایک نے پڑھی تو پھر بھی سنت ادا ہو جائے گی۔

(۲) امام شافعیؒ نے فرمایا ہے کہ کھانا شروع کرنے سے قبل بسم اللہ بلند آواز سے پڑھے تا کہ ساتھ بیٹھنے والوں کو تنبیہ ہو جائے تاہم اگر خفیہ پڑھے تو بھی صحیح ہے۔

(۳) بسم اللہ پڑھنے سے کوئی بھی مستثنیٰ نہیں نہ حائضہ اور نہ جنب بلکہ جو بھی کھانا شروع کرتا ہو وہ برابر بسم اللہ پڑھے۔

(۵) صرف بسم اللہ کہنا بھی کافی ہے البتہ اگر پوری بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ وکل بیمینك اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ، بعض علماء کے ہاں یہ حکم بھی وجوب کے لئے ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا واجب ہے اس لئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانے پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں من اکل بشماله اکل معه الشیطان (الحدیث) جو دائیں ہاتھ سے کھاتا ہے تو اسکے ساتھ شیطان کھاتا ہے۔ اور اسی طرح کل بیمینك میں صیغہ امر بھی وجوب پر دال ہے مگر اکثریت کی رائے یہاں پر بھی استحباب کی ہے۔ کھانا کھانے میں ان سب آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔ تا کہ کھانا کھانا بھی ایک قسم کی عبادت بن جائے۔ وکل ممایلیك اور اپنی طرف سے کھاؤ۔ ہر طرف سے نہ کھاؤ اس لئے کہ دوسروں کے سامنے سے کھانے میں انسان کو گھن آتی ہے اور انسانی طبیعت اسکو برا محسوس کرتی ہے۔ اسلئے اسلام نے اپنے سامنے سے کھانے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح اپنے سامنے سے کھانا بھی مستحب ہے تا کہ دوسرا ساتھی برا محسوس نہ کرے۔ امام بخاری نے یہ حکم ساتھی کے عدم رضا کی علم پر محمول کیا ہے۔ دوسرے کی طرف سے کھانا اس وقت مکروہ ہے جب ساتھی ناراض ہوتا ہے ورنہ عدم ناراضگی کی صورت میں دوسرے کی طرف سے کھانا جائز ہے مکروہ نہیں۔

دائیں ہاتھ سے کھانے کی حکمت :- اطباء نے لکھا ہے کہ دائیں ہاتھ سے ایسی شعائیں نکلتی ہیں

جو دکھائی نہیں دیتیں اسی طرح بائیں ہاتھ سے بھی شعاعیں نکلتی ہیں مگر دائیں ہاتھ کی شعاعیں ثبت یعنی شفاد ینے والی ہیں اور بائیں ہاتھ کی شعاعیں منفی یعنی امراض پیدا کرنے والی ہیں۔

اسلام نے دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم دیا تاکہ شفا حاصل کی جائے اسی طرح بائیں ہاتھ کو استنجا کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو اسمیں کسی وقت بھی کوئی نہ کوئی جراثیم رہ سکتے ہیں۔

حدثنا محمد بن بشار ثنا العلاء بن فضل بن عبدالملك بن ابی السوية ابوالهذيل ثنی عبيدالله بن عكراش عن عكراش بن ذوئيب قال بعثني بنو مرة ابن عبيد بصدقات اموالهم الی رسول الله ﷺ فقدمت المدينة فوجدته جالساً بين المهاجرين والانصار قال ثم اخذبيدی فانطلق بی الی بيت ام سلمةؓ فقال هل من طعام فاتينا بجفنة كثيرة الثريد والوذر فاقبلنا كل منها فخبطت بيدی فی نواحيها واكل رسول الله ﷺ من بين يديه فقبض بيده اليسری علی يدی اليمنیٰ ثم قال يا عكراش كل من موضع واحدفانه طعام واحدثم اتينا بطبق فيه الوان التمر اوالرطب شك عبيد الله فجعلت اكل من بين يدی و جالت يدرسول الله ﷺ فی الطبق قال يا عكراش كل من حيث شئت فانه غير لون واحدثم اتينا بماء فغسل رسول الله ﷺ يديه ومسح ببلل كفيه وجهه وذراعيه وراسه وقال يا عكراش هذا الوضوء مما غيرت النار وفی الحديث قصة۔

ترجمہ :- محمد بن بشار فرماتے ہیں کہ ہم کو علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابی السویہ ابو ھذیل نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبیداللہ بن عکراش نے بیان کیا اور وہ اپنے باپ عکراش بن ذوئیب سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بنو مرۃ بن عبید نے اپنی زکوۃ و صدقات دے کر آپ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان تشریف فرما پایا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ حضرت ام سلمہؓ کے گھر لے گئے۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر والوں سے فرمایا کہ کچھ کھانے کو ہے' پس ہمیں کھانے کا بڑا پیالہ دیا گیا جسمیں ثرید اور گوشت کے ٹکڑے تھے اور پھر ہم متوجہ ہوئے اور اس سے کھانے لگے تو میں نے

ہاتھ کو پیالہ کے چاروں اطراف مارنا شروع کیا۔ اور رسول اکرم ﷺ اپنے سامنے سے کھاتے تھے پس میرے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا اے عکراش ایک جگہ سے کھاؤ اسلئے یہ ایک قسم کا کھانا ہے۔ پھر ہمارے سامنے ایک تھال (طباق) لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کچی یا پکی کھجوریں تھیں۔ (راوی عبید اللہ کو اس میں شک ہے) تو میں اپنے سامنے سے کھارہا تھا اور رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ طباق میں چاروں طرف چل رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عکراش اب جہاں سے تم چاہو کھاؤ۔ اسلئے کہ یہ ایک قسم کا کھانا نہیں متنوع چیزیں ہیں۔ پھر ہمیں پانی دیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور ہتھیلیوں کی تری کو اپنے چہرے (منہ) ہاتھوں اور سر پر پھیر لیا اور فرمایا اے عکراش! یہ وضو اس چیز سے ہے جس کو آگ نے پکا دیا ہو۔ اس حدیث میں اور قصہ بھی ہے۔

تشریح: بعثنی بنو مرة بن عبید بصدقات روای کہتا ہے کہ قبیلہ بنو مرۃ نے مجھے اپنے صدقات و عشر دے کر کہا کہ جاؤ اور اسکو بیت المال میں داخل کرو تو میں مدینہ منورہ آگیا۔ فوجدته جالساً بين المهاجرين والانصار میں نے رسول اللہ ﷺ کو مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھا ہوا پایا۔ مجلس لگی ہوئی تھی جیسے آپ لوگ یہاں دار الحدیث میں بیٹھے ہوں۔ قال ثم اخذ بيدى فانطلق بى الى بيت ام سلمةؓ تو رسول اللہ ﷺ جب گھر روانہ ہو رہے تھے تو مجھے اپنے ساتھ ام سلمہؓ کے گھر لے گئے ان دنوں آپ کا قیام ام سلمہؓ کے گھر میں تھا فقال هل من طعام تو فرمایا کوئی کھانے کی چیز ہے۔ فأتينا بجفنة راوی کہتا ہے کہ ہمارے لئے کھانے کا تھال بھر کر لے آئے۔ كثيرة الثريد والوذر وذر پارچہ گوشت یعنی گوشت اور چربی کے اس ٹکڑے کو کہا جاتا ہے جسمیں ہڈی نہ ہو۔ جیسے بلوچستان کے لوگ کرتے ہیں تو گویا اس میں ثرید بھی بنایا گیا تھا اور اسکے اوپر گوشت کے ٹکڑے بھی تھے چونکہ آپ کا تعلق بھی دیہات سے تھا اور بھوک بھی لگ گئی ہوگی' فاقبلنا تو ہم نے شروع کیا اور کھانے پر جھپٹ پڑے اور ادھر ادھر سے کھانے لگے اپنے اور پرائے کا خیال نہ تھا' بھوک کی وجہ سے ہم چاروں طرف سے گوشت کے ٹکڑوں کو کھانے لگے۔ فاكل منها اس سے کھانے لگے' فخبطت بيدى فى نواحيها تو میں نے

اندھوں کی طرح چاروں طرف سے کھانا شروع کیا۔ خبط ٹوٹ کر کھانے پر گر جانے اور ہاتھ مارنے والے کو کہا جاتا ہے۔ اور بے جا کھانے کو بھی خبط کہا جاتا ہے۔ یہ خبط عشواء سے مشتق ہے خبط عشواء اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جو اندھی بھوکی اور پیاسی ہو۔ جب وہ کسی باغ میں داخل ہو جائے تو وہ ساری فصل تباہ کرتی ہے۔ اس باغ کا تمام پھل خراب کر دیتی ہے۔ تو لتاڑنے والی اونٹنی کو خبط عشوا کہا جاتا ہے تو فخبطت کا فصیح معنی یہ ہے کہ میں نے لتاڑنا شروع کیا یعنی میں نے تھال میں گوشت یا سالن کے ٹکڑوں کو چاروں طرف تلاش کرنا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے کھا رہے تھے اور مہمان کا لحاظ بھی رکھ رہے تھے راوی کہتا ہے کہ فقبض بیده الیسریٰ عل ید الیمنی کہ آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا بیٹا اپنی طرف سے کھاؤ اسلئے کہ کھانے کی حرص زیادہ کھانے کی طمع اور لوگوں کے ہاتھوں سے کھانا چھیننے کا شر ہے۔

سوال یہ ہے کہ آپؐ نے اسکے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ سے کیوں پکڑا؟ تو اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ دائیں ہاتھ سے کھانے میں مشغول تھے' اور پھر ہاتھ چکنا بھی تھا اور اس پر روغن وغیرہ بھی لگا ہوا تھا اسلئے آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو پکڑا۔ ثم قال یا عکراش کل من موضع واحد پھر فرمایا اے عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ۔ فانه طعام واحد اس لئے کہ یہ ایک ہی کھانا ہے جہاں سے بھی کھاؤ گے تو ایک ہی چیز ہوگی۔ ثم اتینا بطبق پھر ہمارے لئے ایک طبق (تھال) لایا گیا فیه الوان التمراو الرطب۔ جس میں مختلف قسم کی خشک اور تر کھجوریں تھیں۔ حسب معمول اپنے سامنے سے کھاتا تھا اگرچہ الوان رنگ مختلف تھے۔ مگر صحابہ تو آپؐ کے ایک اشارہ کو کافی سمجھتے تھے شك عبیدالله تمراو رطب فجعلت اکل من بین یدی میں اپنے سامنے سے کھاتا تھا وجالت ید رسول الله ﷺ اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک چاروں طرف گردش کرتا تھا کبھی پکی اور کبھی کچی کھجور لیتے تھے جیسا کہ ایک تھال جس میں کیلے' انگور' آم' امرود وغیرہ مختلف قسم کے پھل پڑے ہوں۔ قال یا عکراش کل من حیث شئت تو فرمایا کہ بیٹا جہاں سے دل چاہے کھاؤ اور جونسی کھجور پسند ہو اٹھا کر کھا سکتے ہو۔ فانه غیر لون واحد اس لئے کہ یہ ایک قسم کا کھانا نہیں ہے تمہارا یہ حق بنتا ہے کہ اپنی خواہش کے مطابق

البغدادی ثنا محمد بن جعفر المدائنی ثنا منصور بن ابی الاسود عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من بات وفی یدہ ریح غمر فاصابہ شئی فلا یلومن الا نفسہ : ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ من حدیث الا عمش الا من ھذا الوجہ۔

ترجمہ : احمد بن منیع یعقوب بن ولید المدنی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ذئب سے اور وہ مقبری سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا بیشک شیطان بڑا احساس تاڑنے والا سونگھنے اور چاٹنے والا ہے۔ اس سے اپنے آپکو بچاؤ۔ اور جو سو گیا اور اسکے ہاتھ پر چکنائی کی بو ہو، پس اسکو کچھ ہو گیا تو ملامت نہ کرے مگر اپنے آپکو' یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اسی طرح سہل بن ابو صالح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابو ہریرہؓ سے اور آپؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ہم نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے اور انہوں نے ابو بکر بغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے اور انہوں نے منصور بن ابی الاسود اور انہوں نے اعمش سے اور انہوں نے ابو صالح سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے کہ جو سویا اس حال میں اسکے ہاتھوں پر چکنائی ہے پس اسکو کچھ ہوا تو ملامت نہ کرے مگر اپنے آپ کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسکو نہیں جانتے مگر اعمش کی سند سے۔

کھانے کے اختتام میں دوسرے آداب کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اکثر کھانوں میں روغن اور چکناہٹ ہوتی ہے جیسے گوشت کے ساتھ چربی' اور دیگر کھانوں میں ڈالڈا وغیرہ کی بو لازمی ہوتی ہے۔ تو جب کھانا کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو پانی' صابن وغیرہ کے ساتھ صاف کر کے اس چکناہٹ کو دور کرو خاص کر جب سونے کا ارادہ ہو تو پاک صاف ہو کر سو جاؤ۔ اکثر لوگ تو چارپائیوں پر سوتے ہیں لیکن وہاں بھی خطرات ہوتے ہیں اور خصوصاً تم طالب علم تو زمین پر سوتے ہو یہاں تو کھیت ہیں' درخت اور بوٹے ہیں' مختلف قسم کے حشرات الارض ہیں' چیونٹی' مچھر' سانپ اور دیگر حشرات الارض اس گھی اور مصالحات کی بو کے پیچھے پھرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کتنے باریک آداب بیان فرمارہے ہیں۔ کہ بے پرواہی مت کرو اگر گندے سوؤ گے اور کسی چیز نے

کاٹ لیا تو پھر کسی اور پر ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو اس لئے کہ ہاتھ صابن مٹی یا دوسری کسی چیز سے صاف کر دیتے اور غمر (روغن) کی بو کو دور کر لیتے۔ غمر غین اور میم کے فتحہ کے ساتھ چکناہٹ کو کہا جاتا ہے۔ اور غمر غین کے فتحے اور میم کے سکون کے ساتھ بہت سارے پانی یعنی الماء الکثیر کو کہا جاتا ہے جیسے سیلاب' دریا اور سمندر وغیرہ جس میں انسان ڈوب سکتا ہو۔ اور غین کے کسرے یا ضمہ اور میم کے سکون کے ساتھ جاہل کو کہا جاتا ہے۔ جیسے تم مقامات میں پڑھ چکے ہو۔ ذی غمر متجاھل بہر حال ان تمام الفاظ میں چھپ جانے' پوشیدہ ہونے کا معنی ہے۔ تو یہاں غمر یعنی غین اور میم کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ کہ شیطان بڑا حساس ہے اسکا حاسہ بہت مضبوط ہے جیسے تمہارے حواس یعنی ظاہری اور باطنی جیسے قوۃ شامہ' قوۃ باصرۃ' قوۃ سامعہ اور قوت لامسہ اور قوۃ ذائقہ بہت مضبوط ہے۔ بہت ساری دوسری اشیاء بھی ہیں جو ذکی الحس ہوتی ہیں ہماری حس انکے مقابلے میں معمولی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسا کہ کسی جگہ چینی ہو یا کوئی کیڑے وغیرہ مر جائیں تو ہمیں میلوں کی مسافت پر چیونٹی دکھائی نہیں دیتی مگر اچانک یک دم چیونٹیاں جمع ہو جاتی ہیں بہت دور سے اسکی تلاش کرتے ہوئے ایک دوسرے کو خبردار کرتی ہیں۔ ایک عجیب وائرلیس نظام ہے۔ اسی طرح باز جو میلوں دور ہوا میں ہوتا ہے گدھے کی کمر میں زخم کے اندر کا کوئی کیڑا دیکھ کر وہاں جھپٹتا ہے اور کیڑے کو اٹھا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بلی کو ایسی آنکھیں عطا کی ہیں کہ وہ رات کے سخت اندھیرے میں بھی ہر چیز کو دیکھ لیتی ہے انسان نے اب ایک بیٹری ایجاد کی ہے جس کی مدد سے رات کے اندھیرے میں دیکھا جا سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جب ان حیوانات کو ایسے حواس دیئے ہیں کہ جب بادل آتے ہیں اور بارش کا خطرہ ہوتا ہے تو دور بھاگ جاتے ہیں' تو شیطان کو بھی اتنی طاقت دینا کوئی بعید نہیں۔ تو یہاں یا تو حقیقی شیطان مراد ہے اس لئے کہ وہ اتنا خبیث ہے کہ وہ انسان کے رگ وریشہ کے اندر ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو امتحان میں مبتلا کیا ہے تو اگر حقیقی شیطان مراد لیا جائے تو بھی صحیح اور اگر شیطان سے حشرات مراد لئے جائیں تو بھی صحیح ہے۔ اس لئے کہ یہ تمام حشرات چوہے' سانپ وغیرہ بھی شیطان کے ساتھ انسانی ایذاء رسانی میں شریک ہوتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ اس چکنائی کی وجہ سے چوہے اور بلی نے لوگوں کی انگلیاں کاٹ دی

(باقی صفحہ ۵۶ پر)